بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

پروفیسر جے۔ بی چودھری بنگال کے مشہور فاضل اور سنسکرت کے نامور عالم ہیں۔ چند سال ہوئے موصوف نے "مسلمان بادشاہوں کی سنسکرت اور ہندی علوم وفنون کی سرپرستی" کے نام سے انگریزی میں ایک کتاب لکھی تھی۔ حال ہی میں بنگال کی ایشیاٹک سوسائٹی نے ایک کتاب "ہندوستان کا تعارف" کے نام سے شائع کی ہے جس میں ملک اور بیرون ملک کے متعدد افاضل نے ہندوستان کی تاریخ رسم ورواج علم وادب۔ زبان اور آثارِ قدیمہ وغیرہ مباحث پر مفید اور پُرازمعلومات مقالات لکھے ہیں پروفیسر چودھری کا ایک مقالہ اس مجموعہ میں بھی شامل ہے اور اس کا عنوان بھی وہی ہے جو اُن کی کتاب کا ہے۔ بہرحال یہ مقالہ ان لوگوں کو ضرور پڑھنا چاہیے جو مسلمانوں پر عموماً اور مسلمان بادشاہوں پر خصوصاً یہ الزامات لگانے میں لطف محسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے ہندوؤں کی زبان اُن کے علوم وفنون اور ان کے کلچر کے ساتھ نہایت بے رحمانہ معاملہ کیا ہے اور اُن کو فنا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مسلمانوں کا ہندی زبان وادب اور اس کی شاعری کی ترقی میں کتنا دخل ہے، اس کا تذکرہ آپ انہی صفحات پر ڈاکٹر پنڈت مہامہوپادھیا چھمی دھر کے مقالہ میں پڑھ چکے ہیں جس میں موصوف نے کہا تھا کہ ہندی کے پانسو مسلمان صوفی شاعروں کے دیوان تو خود ان کے پاس ہیں۔

پروفیسر چودھری کا یہ مقالہ کافی طویل ہے ہم یہاں صرف اس مقالہ کی چند ابتدائی سطروں کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہندی کے ساتھ ساتھ سنسکرت اور دوسرے ہندو علوم وفنون کے ساتھ مسلمان بادشاہوں کا کیا رویہ رہا ہے! اور یہ اعتراف کسی مسلمان کا نہیں بلکہ خود ہندو اور سنسکرت کے ایک فاضل کا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:-

"یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بادشاہ علوم وفنون کے بڑے سرپرست اور مربی تھے۔ لیکن یہ بات عام طور پر معلوم نہیں ہے کہ بہت سے مسلمان بادشاہوں نے بڑی فیاضی کے ساتھ خاص طور پر سنسکرت کی تعلیم کی بھی سرپرستی کی ہے۔ مسلمان بادشاہوں کے عہد میں سنسکرت نے جو ترقی کی ہے چونکہ

اب تک اس کے متعلق بہت کم تحقیقات ہوئی ہیں اور پھر جہاں تک سنسکرت لٹریچر کا تعلق ہے ہندو اور مسلمانوں کے کلچرل تعلقات معلوم کرنے کے وسائل و ذرائع پر اب تک کوئی باقاعدہ توجہ نہیں کی گئی ہے اس بنا پر قرونِ وسطیٰ میں ہندو اور مسلمانوں میں جو تہذیبی اور ثقافتی یکسانیت پیدا ہو گئی تھی اُس کا علم بہت کم اب تک حاصل ہو سکا ہے۔ اس بنا پر میں اپنے مقالہ کے پہلے حصہ میں یہ بتاؤں گا کہ ہندوستان کے بہت سے مسلمان بادشاہ سنسکرت کلچر کے حقیقی قدر دان اور اس سے محبت کرنے والے تھے اور انہوں نے سنسکرت کی تعلیم کو عام کرنے اور اس کے پھیلانے میں بڑی بڑی کوششیں کی ہیں۔ پھر اسی مقالہ کے دوسرے حصہ میں میں مسلمانوں کی اُن قابل قدر ادبی کوششوں کا ذکر کروں گا جو انہوں نے سنسکرت لٹریچر کو ترقی دینے میں کی ہیں۔

مسلمان بادشاہوں نے سنسکرت کی تعلیم کو عام کرنے اور اس کے پھیلانے میں جو کوششیں کی ہیں وہ مندرجہ ذیل اقسام کی ہیں۔

(۱) سنسکرت زبان و ادب اور اس کے علوم و فنون مثلاً فلسفہ۔ علم النجوم اور شاعری وغیرہ کے بہت سے ماہروں اور فاضلوں کی مسلمان بادشاہوں نے بڑی فیاضی اور دریا دلی کے ساتھ مالی سرپرستی کی

(۲) ان بادشاہوں نے خود سنسکرت میں شاعری کی۔

(۳) ان مسلمان بادشاہوں نے سنسکرت علوم و فنون پر عربی یا فارسی میں کتابیں لکھیں۔

(۴) سنسکرت کی مختلف کتابوں کا خود ان مسلمان بادشاہوں نے عربی۔ فارسی۔ یا اور کسی اپنی زبان میں ترجمہ کیا۔

(۵) سنسکرت کی معیاری کتابوں کا جو ترجمہ عربی فارسی وغیرہ میں ہوا اس کی نگرانی خود مسلمان بادشاہوں نے کی۔

جن مسلمان بادشاہوں نے سنسکرت کے شعرا اور علما کی مالی سرپرستی بڑی فیاضی اور دریا دلی کے ساتھ کی ہے اُن میں حسب ذیل بادشاہ خاص طور پر لائق ذکر ہیں۔

شہاب الدین۔ نظام شاہ۔ شیر شاہ۔ اکبر۔ شاہجہاں۔ مظفر شاہ برہان خاں وغیرہم اور جن شعرا کی انہوں نے سرپرستی کی ہے ان میں سے چند شعرا کے نام یہ ہیں